REGD No. L. 5269

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۶/۱۱ | ۴ وفا ۱۳۳۶ ہش | ۴ جولائی ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۵۸

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۳ جولائی - حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو حرارت کے علاوہ آج دائیں کلائی میں نقرس کا درد بھی شروع ہو گیا ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں - کہ اللہ تعالے حضرت میاں صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے - آمین

— حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو آجکل شدید کالی کھانسی کی شکایت ہے - جس کی وجہ سے طبیعت بہت ناساز رہتی ہے - احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعا فرمائیں ؛

ایک سوال اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکا جواب

سوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سیدنا و امامنا ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بعض لوگوں نے سوال کیا ہے کہ الفضل مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۱ء میں حضور کا ایک مضمون شائع ہوا ہے - جس میں لکھا ہے - کہ جب خارجیوں نے جو پہلے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تعلق رکھتے تھے یہ کہا کہ ہم آپ کو خلافت سے معزول سمجھتے ہیں - تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہزاروں ہزار مسلمانوں کو اس مسئلہ پر قتل کر کے رکھ دیا - یہ حضور کی عام بیان کردہ تعلیم کے بھی خلاف معلوم ہوتا ہے - اور تاریخ کے بھی خلاف معلوم ہوتا ہے - میں ادب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں - کہ اس کا کیا جواب ہے۔

خادم - ابوالمنیر نور الحق ربوہ

۲-۷-۵۷

جواب

جن لوگوں نے آپ سے یہ بات کہی ہے انہوں نے یا تو مضمون کو غور سے نہیں پڑھا یا تاریخ کا کبھی مطالعہ نہیں کیا - یہ مضمون ۱۹۵۱ء میں شائع ہوا ہے - جس پر قریباً چھ سال گزر چکے ہیں - تعجب ہے کہ اب تک وہ خاموش رہے - اور اب ان میں سے کسی نے یہ اعتراض کیا ہے - جو اس بات کی صاف دلیل ہے - کہ وہ حقیقت کو سمجھتے تھے - صرف یہ چاہتے تھے - کہ کچھ لمبا وقت گزر جائے اور لوگ بھول جائیں تو ہم اعتراض کریں - حقیقت یہ ہے کہ خلافتیں دو قسم کی ہوا کرتی ہیں - ایک وہ خلافت جس کے ساتھ بادشاہت ہوتی ہے - جیسے کہ قرآن کریم میں حضرت داؤد علیہ السلام کی خلافت کا ذکر ہے - یا جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چار خلفاء ہوئے اور ایک وہ خلافت جو مسیح موعودؑ کے بعد شروع ہوئی - جس میں پہلے خلیفہ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ تھے - اور دوسرا خلیفہ میں ہوں - یہ خلافت خالص روحانی ہے - اس میں بادشاہت کی کوئی آمیزش نہیں - بلکہ دونوں خلفاء اور ان کے مرید اپنے اپنے وقت میں کسی نہ کسی حکومت کی رعایا رہے ہیں - پہلے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ انگریزوں کی رعایا تھے - اور اسی طرح آپ کے مرید بھی - اور ۱۹۴۷ء تک یہی میرا حال تھا - ۱۹۴۷ء سے پاکستان بنا ہے - اور میں بھی اور میرے مرید بھی پاکستان کی رعایا ہو گئے - اور پاکستان سے باہر جو میرے مرید ہیں وہ اپنی اپنی حکومتوں کی رعایا ہیں - اور ان میں سے کوئی بھی بادشاہت کا مدعی نہیں - حالانکہ جس واقعہ کی طرف اس جگہ اشارہ کیا گیا ہے - وہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کا ہے - اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نہ صرف روحانی خلیفہ تھے - بلکہ ساتھ ہی بادشاہ بھی تھے - جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام تھے - صرف فرق یہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نبی اور بادشاہ تھے - جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم - اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بادشاہ اور خلیفہ تھے - جیسا کہ یوشع بن نون حضرت موسےؑ کے بعد تھے - حضرت آدم علیہ السلام کی بات پوری واضح نہیں - قرآن کریم نے ان کا نام خلیفہ بتایا ہے - اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام نبی بھی رکھا ہے - پس اگر اس حدیث کو صحیح سمجھا جائے - تو حضرت آدمؑ بھی حضرت داؤدؑ کی طرح نبی اور خلیفہ تھے - مگر تاریخی لحاظ سے ہم یہ بات یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے - کہ وہ بادشاہ تھے یا نہیں - ہاں قرآن سے اس قسم کا اشارہ نکلتا ہے - لیکن خلافت احمدیہ ان میں سے کسی قسم کی خلافت نہیں - نہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نہ میں نبی اور بادشاہ ہیں - اور نہ خلیفہ اور بادشاہ ہیں - بلکہ محض روحانی خلیفہ ہیں جس کو بادشاہی اختیاروں میں سے کوئی اختیار حاصل نہیں ہوتا - پس ہر ایک معاملہ میں ان کا قیاس پہلے خلفاء کے ساتھ نہیں کیا جا سکتا - پہلے خلفاء علاوہ نبوت اور خلافت روحانیہ کے بادشاہت بھی رکھتے تھے - اس لئے جو ان سے بغاوت کرتا تھا - وہ صرف خلافت سے بغاوت نہیں کرتا تھا - بلکہ بادشاہت سے بھی بغاوت کرتا تھا - اور بادشاہ اپنے باغیوں سے لڑا ہی کرتے ہیں - لیکن محض روحانی خلیفوں کا یہ حال نہیں وہ تو کسی دوسری حکومت کے تابع ہوتے ہیں - جیسا کہ حضرت خلیفہ اولؓ تھے - اور میں ہوں - ہماری جماعت میں سے اگر کوئی شخص قانون حکومت کو اپنے ہاتھ میں لے تو وہ یقیناً مجرم ہوگا - اور قابل سزا - حکومت کے سامنے بھی اور خدا تعالے کے سامنے بھی - کیونکہ خدا تعالے کی بھی یہی تعلیم ہے - کہ حکومت وقت اور رائج قانون کی اطاعت کرو - پس جو کچھ اس مضمون میں ہے وہ صرف یہ ہے کہ جب کوئی خلیفہ بادشاہ بھی ہو - اور اس کی رعایا کا کوئی حصہ اسکے قانون کے ماتحت سے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی - اے - ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ جولائی ۱۹۵۶ء

"سحرِ سامری"

جیسا کہ تمام جماعتوں حتی کہ الہٰی جماعتوں میں بھی ہوتا ہے کہ جماعت میں جو لوگ شامل ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض کسی نہ کسی وجہ سے ٹھوکر کھا کر اس سے نکل بھی جاتے ہیں یہی حالت جماعت احمدیہ کی بھی ہوئی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت سے لوگوں نے اپنا پیشوا مان لیا تھا۔ لیکن بعد میں انہیں کسی واقعہ سے ٹھوکر لگی۔ اور وہ جماعت سے نکل گئے۔ ان میں سے بعض تو خاموش رہے۔ لیکن بہت سے ایسے بھی تھے۔ جنہوں نے آپ کی بڑے زور سے مخالفت کی۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اولین میں سے تھے۔ جنہوں نے شروع شروع میں تو آپ کی اتنی تعریفیں کیں۔ کہ اکثر آپ کے معترضین کا جواب بھی دیتے رہے۔ لیکن بعد میں ٹھوکر کھا کر آپ کے مخالفین کے لیڈر بن گئے۔ اور سارے ملک میں پھر کر آپ پر کفر کا فتوے مرتب کرایا ؛

اسی طرح ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی اور چراغ دین صاحب جمونی وغیرہم کے واقعات ہیں۔ ان کے علاوہ بھی ہزاروں لوگ ایسے تھے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جوشِ اسلام سے متاثر ہوئے۔ لیکن اپنے اپنے خیالات کے مطابق بعد میں آپ سے علیحدہ ہو گئے۔ یہ تو آپ کی زندگی کا حال ہے۔ آپ کی وفات کے بعد بھی یہ صورت حال جاری رہی۔ چنانچہ بعض معتبر لوگوں نے جن کی خود سری کے آثار تو آپ کی زندگی میں بھی ملتے تھے۔ باوجودیکہ خلافت المسیح کو تحریراً قبول کر لیا۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض کی بیعت بھی کر لی۔ لیکن آپ کی خلافت کے دوران ہی ایسی حرکات شروع کر دیں۔ جن سے ان کے اباء و استکبار کا اظہار ہوتا تھا۔ اور جو اپنے دل کی گہرائیوں میں یہ جذبہ رکھتے تھے کہ

خلقتنی من نار
وخلقتہ من طین

یعنے وہ سمجھتے تھے کہ ہم بڑے دانشور ہیں۔ آخر خلافت المسیح الثانیہ کے وقت یہ جذبہ بالکل سطح پر آ گیا اور یہ غرور و استکبار کا سوتا جس کو حالات کی وجہ سے دبنا پڑ رہا تھا یکدم پھوٹ پڑا۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام اس طرح پورا ہوا کہ

اخرج منہ الیزیدیون

پھر حضور علیہ السلام کا ایک اور الہام ہے۔

انی احافظ کل من
فی الدار الا الذین
علو باستکبار

میں ان تمام کی جو دار میں ہیں حفاظت کروں گا۔ سوائے ان لوگوں کے جو تکبر سے بڑے بنتے ہیں الا الذین علو ہمیشہ ساتھ ہی ہوتا ہے نہ معلوم اسکے کیا معنے ہیں۔" (تذکرہ ص۴۶۴)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الا الذین علو کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ اگرچہ یہ الفاظ ہمیشہ ساتھ ہی ہوتے ہیں مگر نہ معلوم اسکے کیا معنے ہیں۔ جس کا صاف مطلب ہے کہ آپ کے وقت میں الذین علو کے عمیق جذبات استکبار دبے رہے اور جو کچھ ظاہر ہوتا وہ بہت کمزور حالت میں ہوتا۔ لیکن ان لوگوں کی مسلسل تاریخ بتاتی ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت سے لے کر خلافت ثانیہ کے قیام تک یہ جذبہ اندر ہی اندر بتدریج بڑھتا رہا ہے۔ یہاں تک کہ آخر پورے زور سے پھوٹ پڑا۔

اس الہام کے الفاظ سے واضح ہے۔ کہ یہ الفاظ ان لوگوں پر چسپاں ہو سکتے ہیں۔ جن کے نکلنے کے بعد قادیان میں حسین علیہ السلام کے حقیقی وارثوں کا رہنا ضروری ہے۔ ورنہ یزیدیوں کے نکلنے کا کوئی مطلب ہی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ جب یہ لوگ نکلے تو قادیان دارالامان اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ موجود رہی۔ جن پر انی احافظ کل من فی الدار کا اطلاق ہوتا ہے ؛

بات بالکل سیدھی ہے لیکن جناب قمر صاحب بے سامان اپنے قلم کے سحر سامری سے ان واضح الہامات کے مفہوم کو جو سورج کی روشنی کی طرح پورا ہو چکا ہے۔ غت ربود کرنا چاہتے ہیں۔ اور اپنی فن کاری کی تمام قوتوں کو جمع کر کے ان لوگوں کو مظلوم ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ ایک نمونہ ملاحظہ ہو:۔

"میاں صاحب کا قادیان سے نکلنا مظلوموں کا انتقام تھا

جو اللہ تعالیٰ نے لیا۔ اس کی داستان یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے " اخرج منہ الیزیدیون" ۱۹۱۴ء میں جناب خلیفہ صاحب اور ان کے مریدوں نے کلمۃ الحق بلند کرنے کے جرم میں حضرت مولانا محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا۔ اور قسم قسم کے مظالم سے ان کو قادیان چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ جب وہ وہاں سے چلے آئے تو ظالموں نے بجائے اپنی کرتوتوں پر شرمندہ ہونے کے خوشیوں کے ترانے گائے۔ پگڑیاں اچھالیں۔ تالیاں بجائیں۔ اور کہا کہ یہ لوگ یزیدی تھے اس لئے قادیان سے نکالے گئے۔ اس وقت جب یہ لوگ اپنی فتح اور کامیابی کے راگ الاپ کر نکالے جانے والے مظلوموں کو یزیدی کہہ رہے تھے۔ تو آسمان سے آواز آ رہی تھی کہ ؎

قریب ہے یارو روزِ محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبانِ خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

ان مسیح کی بھیڑوں نے بھیڑیئے بن کر اس کے پاک ممبروں اور اس کے پاک محبوں پر وحشیانہ مظالم کر کے قادیان سے نکالا۔ انہوں نے خدا کے لئے یہ سب کچھ برداشت کیا۔ اور بادلِ ناخواستہ دیارِ محبوب کو چھوڑ کر۔ مخالفت کے مظالم کو دیکھ کر وہ زبانِ حال سے کہہ رہے تھے کہ ؎

تیری بھیڑوں نے سیکھا بھیڑیا پن
خبر لے اے مسیحا تو کہاں ہے

۴۲ سال گذر گئے اور ظالم اپنے ظلم کو چھپانے کے لئے مظلوم کو یزیدی کہتے رہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مظلوم یزیدی نہ تھے۔ بلکہ "پاک" تھے۔ جن کی پاکی کی شہادت وہ اپنے فرستادہ کو دے چکا تھا۔ اس لئے جب ظلم کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ تو فعلی شہادت کے لئے خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی۔ اور اپنے مظلوم بندوں کا انتقام لینے کے لئے اس کی بے آواز لاٹھی آسمان سے اتری اور بیک بینی و دو گوش ان لوگوں کو قادیان سے باہر نکال کر دنیا کو دکھا دیا۔ کہ اس کا حقیقی مصداق کون ہے۔ چونکہ وہ مظلوم خود انتقام نہ لے سکتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کا انتقام لیا۔ کیا کوئی سعید ہے۔ جو اس سے عبرت حاصل کرے ؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا سچ فرمایا ہے ؎

سنت اللہ ہے کہ وہ خود فرق کو دکھلائے ہے
تا عیاں ہو کون پاک اور کون ہے مردار خوار"

(پیغام صلح لاہور ۲۶ جون ۱۹۵۶ء)

ان جذباتی سطور کو پڑھیئے اور سر دھنیئے۔ کیا مقدسوں کی پیشگوئیوں کو سمجھنے کی یہی سوقیانہ طرز نگارش ہونی چاہیئے۔ کیا ان باتوں کو سمجھنے کے لئے واقعاتی دلائل کچھ معنے نہیں رکھتے۔ کیا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہجرت کے بعد مولوی محمد علی قادیان پر قابض ہو گئے ہیں۔ ان کی مزار قبری بن جاتی۔ پھر بھی کوئی بات ہوتی۔ غور طلب باتیں تو یہ ہیں۔

(۱) کیا مولوی محمد علی صاحب وغیرہم کے قادیان سے نکلنے کے بعد قادیان میں جماعت احمدیہ موجود رہی یا نہیں۔

(۲) کیا ۱۹۴۷ء میں بعض احمدیوں کی ہجرت پر قادیان یعنی "الدار" جماعت احمدیہ سے خالی ہو گیا ہے ؟

(۳) اگر وہاں احمدی موجود ہیں تو کیا وہ مولوی محمد علی کے ساتھی ہیں ؟

اللہ اللہ یہ ایک عظیم الشان نشان ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جبکہ تمام مشرقی پنجاب مسلمانوں سے

(باقی دیکھیں صہ ۳ پر)

حضرت مسیح کی آمد ثانی اور عیسائی دنیا

(از مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ)

(۲)

بہر حال عیسائیت کا بالآخر یہودیت ہی کی پٹڑی پر آ پہنچنا صاف واضح کر رہا ہے کہ اس عقیدہ کے پس پردہ حکمت الٰہی کارفرما تھی۔ اور گویا یہ خدا کی خاص مخفی تقدیر تھی۔ جو مسیح کی تمثیل پورا کرنے کا سامان کر رہی تھی۔ اور ظاہر ہے کہ یہ سامان خود قدرت کی طرف سے پیدا ہونا ضروری تھا۔ کیونکہ الٰہی نوشتوں میں مسیح کی آمد ثانی کے بارہ میں صاف صاف درج تھا۔ کہ

I saw in the night vesion behold me like the son of man come with the clous of heaven
(Dan 7/13 authorised version)

اس کے علاوہ خود انجیل میں حضرت مسیح کی طرف سے یہ صراحت موجود تھی کہ:۔

"میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے۔ جب تک نہ کہو گے کہ مبارک وہ ہے جو خداوند کے نام سے آتا ہے"
(متی ۲۳/۳۹)

شاید اسی تصریح کا نتیجہ ہے کہ موجودہ زمانہ کے مسیحی مفکرین کا ایک حلقہ اعلان کرنے پر مجبور ہوا ہے۔ کہ

"آمد ثانی سے متعلق عبارات میں کلیتہً لفظی معانی پر حصر کرنے سے یہ ہیر لازمی ہے ورنہ آخری زمانہ میں مسیح کا عالمی اقتدار ایک زمینی شہنشاہ کے مشابہ قرار پاکر بہت نیچی سطح پر آ گرے گا"
In Understanding
(Be Man Page 23)

اس مقام پر پہنچ کر ایک صداقت پسند اور خدا ترس روح خود پکار اٹھے گی کہ جب مسیح کا بنفس نفیس آسمان سے نازل ہونا دانیال کی پیشگوئی اور حضرت مسیح کے اپنے فیصلہ کی رو سے صحیح نہیں تو مسیح کی آمد ثانی کے بارہ میں تشخص و تعیین کی کیا صورت ہے؟؟

اس طبعی سوال کا مختصر جواب یہ ہے کہ ایک محقق کے لئے اس رحلہ پر کسی الجھن میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں۔ بائبل نے اس اہم مسئلہ کو بھی تاریکی میں نہیں چھوڑ دیا بلکہ مسیح موعودؑ کے زمانہ نزول کے متعلق متعدد ایسی فیصلہ کن علامات بتا دی ہیں۔ جن کی روشنی میں اس کا پہچاننا چنداں مشکل نہیں۔ مثلاً خود حضرت مسیح کا فرمان ہے:۔

"جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا۔ جہاں مردار ہے وہاں گدھ جمع ہو جائیں گے اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔ اور ستارے آسمان سے گریں گے۔ اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی" (متی باب ۲۴)

نیز فرماتے ہیں:۔

"قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور بڑے بڑے بھونچال آئیں گے اور جابجا کال اور مری پڑے گی"
(لوقا ۲۱/۱۰-۱۱)

ان کے علاوہ کئی اور علامات بھی بتائی گئی ہیں۔ مگر ہم سمجھتے ہیں۔ ابن آدم کا مشرق سے ظہور، چاند سورج کا گرہن عالمگیر جنگیں زلازل قحط اور طاعون کا ایک ہی زمانہ میں اجتماع آنے والے موعود کے زمانہ کی حتمی تعیین کے لئے پوری طرح کافی ہے۔ لیکن بائبل میں صرف اسی پر اکتفا نہیں کی گئی۔ بلکہ اس موعود کے سن ظہور کی تحدید کرکے پیدا ہونے والے ایک ایک شبہ کو ختم کر دیا گیا ہے دانی ایل میں لکھا ہے:

"اے دانی ایل تو اپنی راہ چلا جا کہ یہ باتیں آخر کے وقت تک سر بمہر رہیں گی۔ اور بہت لوگ پاک کئے جائیں گے اور سفید کئے جائیں گے اور آزمائے جائیں گے۔ لیکن شریر شرارت کریں گے اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا پر دانشور سمجھیں گے اور جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی۔ ایک ہزار دو سو نوے دن ہوں گے مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار تین سو پینتیس دن تک آتا ہے" (دانی ایل ۱۲/۱۲-۹)

حضرت دانی ایل کے ان الفاظ میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ دائمی قربانی موقوفی کے زمانہ یعنی حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے ٹھیک ۱۲۹۰ سال میں اس موعود کا ظہور ہوگا۔ جو عیسوی کے لحاظ سے ۱۸۷۵ء بنتا ہے

یہ محض ذوقی امر نہیں اور نہ خوش فہمی ہے بلکہ یہ عجیب تصرف الٰہی ہے کہ مسیحی محققین بھی توریت اور انجیل کے بیان کردہ دوسرے اندازوں کی روشنی میں ٹھیک اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔

چنانچہ قدرت الٰہی کا یہ حیرت انگیز کرشمہ ہے کہ ایک طرف ۱۸۸۳ء میں مسز ای ایم ہارڈی نے "Midnight cary" کے نام سے ایک ضخیم کتاب شائع کی جس کا مقدمہ لارڈ شیفٹسبری نے لکھا اور بتایا کہ مسیح کی آمد ثانی کی ایک ایک علامت قطعیت کے ساتھ پوری ہو چکی ہے دوسری طرف ڈاکٹر فریڈ نے بائبل کی وسیع تحقیقات کرنے کے بعد اعلان کیا کہ

"۱۸۷۵ء کے بعد سے مسیح اس دنیا میں موجود ہوگا اور اپنے کلیسیا سے متعلق ایک خاص کام سر انجام دیتا رہے گا۔ وہ بنیادی صداقتیں جنہیں طاغوتی نظام نے ڈھانپ رکھا ہوگا۔ اور دنیا کی نظروں سے روپوش کر رکھا ہوگا وہ انہیں دوبارہ آشکار کر دے گا اور نیک اور پارسا لوگوں کو اپنے گرد جمع کرے گا"
(Creation 804)

پھر طرفہ ماجرا یہ ہے کہ چار سال بعد ۱۸۷۸ء میں مسیح کی علامات کے لحاظ سے زمانہ ظہور کا وقت گزر گیا۔ تو یہ اعتراف کیا گیا کہ:۔

It is further said that the time for the coming of the Massiah has expired"

پس مسیح کی آمد ثانی کے لئے ۱۸۷۵ء کا سال سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ خصوصاً جبکہ خود مسیحی مفکرین کی رو سے بھی یہ اتفاقی شہادت ہے کہ ۱۸۸۳ء تک تمام نشانات اور علامتیں ظہور پذیر ہو چکی ہیں اور یہ کہ ان کی رو سے ۱۸۷۵ء سے مسیح کا برپا ہونا ضروری تھا۔ اب ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ ۱۸۷۵ء میں کوئی موعود انسان ظاہر ہوا یا نہیں اگر اس معین وقت میں دانیال نبی کی پیشگوئی کا کوئی مصداق موجود تو ہم دانیال کی پیشگوئی کو سچا کہہ سکتے ہیں یا مسیحی مفکرین کے عندیہ کو غلط کہنے کا حق رکھتے ہیں ورنہ نہیں:۔

اس امر کو سامنے رکھتے ہوئے جب ہم دنیا کے مشرق سے لے کر مغرب تک نگاہ دوڑاتے ہیں تو ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی کہ بائبل کی پیشگوئی کے عین مطابق ٹھیک ۱۲۹۰ھ (مطابق ۱۸۷۳ء) میں حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کے نام سے ناصرہ کی طرح کی ایک چھوٹی سی بستی قادیان (انڈیا) میں ایک مرد خدا موجود ہے۔ جو بآواز بلند منادی کر رہا ہے:۔

"دانیال کی کتاب میں مسیح موعود کے ظہور کا زمانہ یہی لکھا ہے۔ جس میں خدا نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ ... جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی۔ اور مکروہ چیز جو خراب کرتی ہے قائم کی جائیگی۔ ایک ہزار دو سو نوے دن ہوں گے۔ مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار دو سو پینتیس روز تک آتا ہے۔ اس پیشگوئی میں مسیح موعود کی خبر ہے۔ جو آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا۔ سو دانیال نبی نے اس کا یہ نشان دیا ہے کہ اس وقت سے جو یہود اپنی رسم قربانی سوختنی کو چھوڑ دیں گے اور بد چلنیوں میں مبتلا ہو جائیں گے ایک ہزار دو سو نوے سال ہوں گے۔ جب کہ مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ سو اس عاجز کے ظہور کا یہی وقت تھا۔ کیونکہ میری کتاب براہین احمدیہ صرف چند سال بعد میرے مامور اور مبعوث ہونے کے چھپ کر شائع ہوئی ہے اور یہ عجیب امر ہے۔ اور میں اس کو خدا تعالےٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک بارہ سو نوے ہجری میں خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ و مخاطبہ پا چکا تھا۔ پھر سات سال بعد کتاب براہین احمدیہ جس میں میرا دعوےٰ مسطور ہے تالیف ہو کر شائع کی گئی۔ جیسا میری کتاب براہین احمدیہ کے سرورق پر یہ شعر لکھا ہوا ہے از بس:

کہ یہ مغفرت کا دکھلاتی ہے راہ
تاریخ بھی یا غفور ۱۲۹۷ نکلی واہ واہ

سو اقبال نبی کی کتاب میں جو ظہور مسیح موعود کے بارہ سو نوے برس لکھے ہیں اس کتاب براہین احمدیہ میں جس میں میری طرف سے مامور اور منجانب اللہ ہونے کا اعلان ہے صرف سات برس اس تاریخ سے زیادہ ہیں جن کی نسبت میں ابھی بیان کر چکا ہوں کہ مکالمات الہیہ کا سلسلہ ان سات برس سے پہلے کا ہے یعنی بارہ سو نوے کا.... ...مسیح موعود کے زمانہ کی یہ علامتیں لکھی ہیں کہ ان دنوں میں طاعون پڑے گی۔ زلزلے آئیں گے۔ لڑائیاں ہوں گی اور چاند اور سورج کا کسوف

خسوف ہوگا پس اس میں کیا شک ہے کہ جس زمانہ کے آثار انجیل [illegible] تی ہے اس زمانہ کی دانیال بھی خبر دیتا ہے۔ اور انجیل کی پیشگوئی دانیال کی پیشگوئی کو قوت دیتی ہے۔ کیونکہ وہ سب باتیں اس زمانہ میں ظہور میں آگئی ہیں"

(حقیقۃ الوحی ص ۱۹۹)

مبارک ہے وہ جو مسیح الزمان کی دعوت پر لبیک کہتا کیونکہ آسمانی بادشاہت کے دروازے اسی پر کھولے جائیں گے اور وہی خدائی برکتوں کا ابدی وارث ہوگا۔

(لیڈر بقیہ صفحہ (۲))

خالی ہوگیا ہے اور تمام مساجد غیر آباد ہوگئی ہیں کہیں۔ سے اذان کی آواز بلند نہیں ہو رہی ہے۔

قادیان دار الامان کے جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مبایعین جماعت احمدیہ اب بھی پانچ وقت "اللہ اکبر" کی صدا بلند کر رہی ہے اور اب بھی مقدس "الدار" میں مبایعین مقیم ہیں۔

اس کو دیکھتے ہوئے قمر سامانوی فرعون بے سامان بن کر اپنی لسانیت کے سانپوں کو میدان میں چھوڑ کر یہ دھوکا دینا چاہتے ہیں کہ

اخرج منہ الیزیدیون

کا اطلاق ان پر نہیں ہوتا جو جنیوں کو پیچھے چھوڑ کر قادیان سے بھاگ نکلے تھے بلکہ وہ مظلوم تھے کہ

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا کلک غلط نگار کرے

ہم نے شروع میں واضح کیا ہے کہ الہٰی جماعتوں میں سے ٹھوکریں کھانے والے ہمیشہ نکلتے رہے ہیں ظاہر ہے کہ ان کا باہم گٹھ جوڑ بھی اکثر ہوتا ہے۔ چنانچہ اب بھی بعض جو ٹھوکر کھاتے ہیں اوندھے منہ گرتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے گرتے

چلے آئے ہیں لیکن کیا یہ حیرت نہیں ہے کہ ایک ایسے ہی شخص کی شہادت قمر صاحب بے سامان اپنا سامان دلیل بناتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

مولوی صاحب کی زبانی تو آپ نے ہجرت کی عجیب غریب شاہتیں سن لیں اب ذرا "حضرت محمود" کے ایک مخلص مرید واقف زندگی راجہ بشیر احمد صاحب رازی کی زبانی بھی اس عجیب وغریب ہجرت کی کہانی سن لیجئے:۔

جن لوگوں کے استدلال کی بنیاد ایسی ہی معتبر شہادتوں پر ہے ان کی بے سرو سامانی ظاہر ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے فتویٰ کفر کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مخلص مرید کہکر (نعوذ باللہ) آپ کی تکذیب کے لئے پیش کیا جائے۔ جو پہلے ہر جگہ آپ کی تعریفیں کرتا پھرتا تھا۔ اور جس نے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ تیرہ سو سال کے عرصہ میں "براہین احمدیہ" جیسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی اور جناب کے شاہد عادل کی زندگی کے متعلق تو ان کے والد ماجد کی شہادت موجود ہے اس ایک ہی مثال سے واضح ہوجاتا ہے کہ جناب قمر بے سامان جو تار عنکبوت بن رہے ہیں۔ وہ کس قدر کمزور اور بادر ہوا ہے اور ان کے دلائل لاطائل کیا حیثیت رکھتے ہیں۔

معلوم نہیں بعض سادہ دل پیغامی ایسے دسیسہ کاروں کے پھندے میں کس طرح پھنسے ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ انہیں ان فریب کاروں کو سمجھنے کی توفیق دے۔

(آمین)

قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تجویز پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ قادیان کے لئے ۶، ۷ اور ۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں اور جو دوست ان تاریخوں پر قادیان جانا چاہیں وہ حسب قواعد حکومت سے پاسپورٹ اور ویزا حاصل کرلیں۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ناظر حفاظت ربوہ

زعماء و اراکین انصار کو شوریٰ انصار کے ایک فیصلہ

کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے اطلاع

گذشتہ شوریٰ انصار میں قیادت عمومی کی تجویز تھا کہ آیت قرآنی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر واولئک ہم المفلحون میں ارشاد خداوندی تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر ہمارا ماٹو ہونا چاہیئے۔

پیش ہوکر یہ فیصلہ ہوا تھا کہ "تجویز منظور ہے آخری منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے حاصل کی جائے۔

حسب فیصلہ شوریٰ انصار اس تجویز کو آخری منظوری کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور پیش کیا گیا۔ جس پر حضور نے تحریر فرمایا کہ

"اجازت ہے"

چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس تجویز کو منظور فرمایا ہوا ہے۔ اس لئے جملہ اراکین وعہدہ داران انصار سے درخواست ہے کہ اس تجویز کے ماٹو کو مدنظر رکھتے ہوئے آئندہ عمل پیرا ہوں۔

قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ

ضرورت خادم مسجد

مسجد مبارک ربوہ کے لئے فوری طور پر ایک خادم کی ضرورت ہے۔ مخلص احباب جو ربوہ کی برکات سے مستفید ہونا چاہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے قرب میں رہ کر فیوض حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں۔ فوری طور پر اپنی درخواست امیر مقامی کی وساطت سے نظارت تعلیم میں بھجوائیں۔ (ناظر تعلیم ربوہ)

درخواست دعا

میرے بھائی جان عبدالرشید صاحب طارق نے امسال II ائر کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب جماعت خصوصاً بزرگان سلسلہ سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عبداللطیف خالد۔ گنج مغلپورہ۔ لاہور

چندوں کی وصولی بڑھانے کے طریق

شروع سال سے ہی چندہ کی وصولی پر زور دیا جائے

وقت کے تقاضے کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندوں کی وصولی کے لئے سردست جماعت کے سامنے جو کم از کم معیار پیش فرمایا ہے اس معیار پر غیر معمولی تاخیر کے بغیر پہنچنے کے لئے یہ لازمی اور لابدی ہے کہ شروع سال سے ہی چندہ عام ۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی پر زور دیا جائے ۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آخری مہینوں میں غیر معمولی جدوجہد کر کے اکثر جماعتیں اپنے اپنے بجٹ سال ختم ہونے سے پہلے پورے کر لیتی ہیں ۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ بعض جماعتیں جو شروع سال میں غفلت اور سستی سے کام لیتی ہیں ان میں سے کئی جماعتیں سال کے آخر تک بھی اپنا بجٹ پورا نہیں کر سکتیں اور اخیر وقت پر انتہائی محنت اور کوشش کے باوجود بھی پیچھے رہ جاتی ہیں اور یہ کمی ان کے لئے آئندہ آگے قدم بڑھانے میں بھی روک بن جاتی ہے پس مستقبل قریب میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ :-

اوّل ۔ شروع سال سے ہی چندہ کی وصولی پر زور دیا جائے ۔ شہری جماعتیں ہر دوست سے ہر مہینہ پوری شرح سے چندہ کی وصولی کا انتظام کریں اور زمیندار جماعتیں ہر فصل کا چندہ کھلیانوں پر سے ہی وصول کر لیں ۔

دوم ۔ بقایا داروں کی وصولی کے لئے بھی پوری کوشش کی جائے ۔ جو عہدہ دار بقایوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور ہر ماہ صرف اسی مہینہ یا ہر فصل پر صرف اسی فصل کے چندوں کی وصولی کی کوشش کرتے ہیں وہ اپنے احباب کو ایک غلط روش کی عادت ڈال کر اپنے آپ کو بھی ثواب سے محروم رکھتے ہیں ۔ اور اپنی جماعتوں کو بھی آگے بڑھانے کی بجائے پیچھے کی طرف کھینچتے ہیں ۔ کسی حقیقی مجبوری اور نظارت بیت المال کی معین منظوری کے بغیر سابقہ بقایاجات کی وصولی نظر انداز نہیں کرنی چاہیئے ۔ اور اس غرض کے لئے ضروری ہے کہ ہر جماعت رجسٹر کھاتہ مکمل رکھے ۔ پس اگر آئندہ کوئی سیکرٹریان مال اپنی جماعت کے کھاتے مکمل نہیں رکھے گا تو اس کے متعلق یہی سمجھا جائے گا کہ وہ اپنی جماعتوں کو قعر مذلت میں دھکیلنے کے لئے بضد ہے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان جو اپنی جماعت کی ہر قسم کی بہبودی کے ذمہ دار ہیں ان کا فرض ہے کہ اس امر کی نگرانی رکھیں ۔ اور اگر کوئی سیکرٹری مال یا محاسب رجسٹر کھاتہ مکمل نہ رکھنے پر مصر ہو تو اسے ہٹا کر کسی دوسرے مخلص اور مستعد دوست کو اس خدمت پر مقرر کرنے کے لئے مناسب اقدام کریں ۔ ورنہ محض ایک شخص کی غفلت یا خودسری اس پوری جماعت کے تنزل کا ذریعہ بن جائیگی الاماشاء اللہ

سوم ۔ چندوں میں اور چندوں کی ادائیگی کے ذریعہ احباب کی آمدنیوں میں غیر معمولی ترقی کا سب سے بڑا گر یہ ہے کہ چندہ کے مطالبہ کو بجٹ تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ ہر لحظہ اور ہر آن جماعت احمدیہ پر اپنے فضلوں کی جو بارش نازل فرما رہا ہے اور یہ فضل موجودہ احباب کی آمدنیاں بڑھانے کے رنگ میں بھی ہو رہا ہے ، اور نئے احباب کو جماعت میں شامل کرنے کے لحاظ سے بھی جاری ہے اسی کے مطابق چندہ وصول کرنا چاہیئے ۔

چندہ کی ادائیگی کا مطالبہ کرتے وقت اس آمد کو بھی مدنظر رکھا جائے جو بجٹ میں درج کی گئی تھی بلکہ چندہ کا مطالبہ اس آمد پر قائم کیا جائے جو چندہ کی ادائیگی کے وقت کسی دوست کو حاصل ہو ۔ یہ محض خیالی باتیں نہیں ہیں ۔ اگر اس فہرست کا بغور مطالعہ کیا جائے جو فاستبقوا الخیرات کے عنوان کے ماتحت شائع ہو چکی ہے تو معلوم ہوگا کہ بیسیوں جماعتوں نے بجٹوں سے زیادہ وصول کر کے اس کلیہ پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے ۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ جو مقام جماعتوں کی اتنی بڑی تعداد رہی، حاصل کر چکی ہو اس مقام کا حاصل کرنا دوسری جماعتوں کے لئے ممکن نہ ہو صرف عزم اور اخلاص سے محنت کرنے کی ضرورت ہے اور بس ۔ جماعت میں ایمان موجود ہے اور افراد بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتے موجودہ شرح پر چندہ کی ادائیگی تو ایک حقیر سی قربانی ہے ۔ اس لحاظ سے عہدہ داروں پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عاید ہوتی ہے ۔ اگر عہدہ دار سمجھ بوجھ سے کام لیکر اپنے فرائض ادا کریں تو وہ اپنے لئے بھی سعادت دارین حاصل کر سکتے ہیں اور اپنی جماعتوں کو بھی آسمانِ احمدیت کے قمر اور ستارے بنا کر چمکا سکتے ہیں ۔

لیکن عہدہ دار سستی اور غفلت سے کام لیں تو نہ صرف وہ خود بھی محروم اور شقاوت کا شکار بنتے ہیں بلکہ اپنی جماعتوں کو بھی قعر مذلت میں گرا دیتے ہیں ۔ الاماشاء اللہ پس عہدہ داروں کو چاہیئے کہ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں ۔ اور افراد جماعت کے عہدوں کو نبھانے کا ذریعہ بنیں ان کے ان وعدوں کی خلاف ورزی کا ذریعہ نہ بنیں جو خدا کے مامور کے ہاتھ پر باندھے گئے تھے ۔ ناظر بیت المال ۔ ربوہ

تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ

گذشتہ شوریٰ خدام الاحمدیہ کے فیصلہ جات کی تعمیل میں اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال تربیتی کلاس ۲۷ ستمبر ۵۷ء بروز جمعہ سے شروع ہو کر ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز اتوار تک جاری رہے گی ۔ مجالس خدام الاحمدیہ اس بارہ میں ابھی سے تیاری شروع کر دیں ۔ اس سلسلہ میں مجلس مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جائے ۔

(۱) علاقائی طور پر یا ضلعوار مجالس مرکزی نمونہ کے مطابق تربیتی کلاس جاری کریں یعنی ہر علاقہ یا ضلع کی مجالس ایک جگہ نمائندگان کو بلا کر مرکزی نصاب کے مطابق کلاس جاری کریں ۔ مجالس سے اطلاع آنے پر مرکز ایک استاد بھجوانے کی کوشش کرے گا ۔

(۲) ان علاقائی یا ضلعوار کلاسز میں شامل ہونے والے طلباء یا نمائندگان میں سے جنکی تعلیم اعلیٰ ہو انہیں مرکزی کلاس میں شمولیت کے لئے بھجوایا جائے تا وہ مرکز سے تربیت حاصل کر کے اپنے ہاں دوسروں کو تربیت دے سکیں ۔

(۳) امسال بیرونی مجالس سے مرکزی کلاس میں شامل ہونے والوں کی رہائش و خوراک کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا ۔

(۴) مجالس اپنے نمائندگان کے ناموں سے دس ستمبر ۵۷ء تک مرکز میں اطلاع دیدیں اگر دس ستمبر ۵۷ء تک بیس نمائندگان کے آنے کی اطلاع مل جائے گی تو کلاس ہوگی ورنہ نہیں ۔ اسی طرح اگر ۲۶ ستمبر ۵۷ء تک دس نمائندے مرکز میں پہنچ گئے تب کلاس جاری ہوگی ورنہ نہیں ہو سکے گی ۔

(۵) اس کلاس میں شامل ہونے والے نمائندے کے لئے کم از کم مڈل پاس ہونا ضروری ہے تا وہ نوٹ لے سکے ۔ اسی طرح نمائندے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ قرآن ناظرہ پڑھ سکتا ہو (۶) ہر وہ مجلس جس کے اراکین کی تعداد چالیس یا اس سے زائد ہو ایک نمائندہ ضرور ہی بھجوائے ۔ (۷) نمائندگان اپنے ہمراہ آٹھ کاپیاں پنسل یا قلم اور موسم کے مطابق بستر ضرور لائیں ۔

مہتمم تعلیم
خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم اسمٰعیل صاحب سیلونی درویش بیمار ہیں ۔ احباب کرام ۔ صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ۔ ایم ۔ اے سلیم ۔ کراچی

(۲) میرے بڑے بھائی فرمان الحق صاحب بخار میں مبتلا ہیں ۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت عطا کرے ۔ آمین

اکرام الحق شادباغ لاہور

(۳) بندہ کو تین سال ہو گئے کہ پاؤں پر چوٹ لگ گئی تھی ۔ اب پاؤں کو معمولی چوٹ آجانے سے خرابی پیدا ہو گئی ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

سید شاہ میر احمد ولی اشرف ۔ ٹانڈہ آباد

(۴) چوہدری فتح محمد صاحب عرصہ دراز سے گھٹنوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔ ناصر احمد خان محمود چک ۲۹۹ ضلع سرگودھا

۳۱ مئی تک کی دعائیہ لسٹ

پچاس یا پچاس سے کچھ اوپر وعدے ادا کرنے والی جماعتوں اور ان کے احباب کے نام جن کے وعدے سو فیصدی پورے ہو چکے۔ ذیل میں دی جا رہی ہے۔ ان جماعتوں اور ان کے وعدے کرنے والے احباب کو غور کرنا چاہیئے کہ ان کی ادائیگی باوجود ۲ ماہ کا عرصہ گذر جانے کے تسلی بخش نہیں کہی جا سکتی۔ لیکن ابھی وقت ہے کہ جلد سے جلد سو فیصدی ادا کریں۔ پس عہدہ دار خاص توجہ کریں۔

وکیل المال تحریک جدید

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

میزان وعدہ ۱۴۰۰/-
" وصولی ۸۷۶/- ۶۲ فیصدی

چوہدری عبدالرحمن صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی
سیکنڈ ہیڈ ماسٹر معہ خاندان ۱۳۷/-
چوہدری عبدالرحمن صاحب بنگالی ۱۰۲/-
رانا چراغ الدین صاحب ۱۲/-
مولوی محمد ابراہیم صاحب بقا پوری ۳۰/۴
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب سار چوری ۷/۱۰

جامعۃ المبشرین

میزان وعدہ ۲۵۶/-
" وصولی ۱۴۷/- ۵۷ فیصدی

عبدالحسین صاحب کارکن ۵/۶
مولوی احمد علی صاحب پروفیسر ۱۰/-

لجنہ ہوسٹل جامعہ نصرت

میزان وعدہ ۵۶۹/-
" وصولی ۲۹۳/- ۵۱ فیصدی

استانی سردار بیگم صاحبہ ۲۹/۲
استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ ۳۰/-
عبدالسلام صاحب اختر ۱۵/-
ناصرہ بنت ڈاکٹر فضل حق صاحب ۶/۸
لئیقہ صاحبہ ۱۰/-
حمیدہ بانو صاحبہ ۵/۴
فرخندہ ساجدہ صاحبہ ۵/۴

محلہ دارالرحمت وسطی

میزان وعدہ ۲۵۶۹/-
میزان وصولی ۱۲۶۶/- ۵۰ فیصدی

ملک فضل احمد صاحب ۵/-
پروفیسر محمد الدین صاحب ۳۹/-
محمد اسمٰعیل صاحب ۱۰/۴
قریشی شیخ محمد صاحب ۵/۸

سیالکوٹ شہر

میزان وعدہ ۵۹۴۰/-
" وصولی ۲۸۷۶/۹ ۵۰ فیصدی

ایم محمد حسین صاحب دھر سانہ ۶۲/-
بابو محمد شفیع صاحب ۲۴/-
خواجہ اللہ دتہ صاحب بڈھی بازار ۵۱/-
اہلیہ صاحبہ بابو فضل الدین صاحب ۲۱/-
اہلیہ عمر الدین صاحب ۱۴/-

شمیم اختر صاحبہ ۱۱/-
محمد علی صاحب نمبردار ۱۵/۱
چوہدری عمر الدین صاحب ۳۴/۳
چوہدری محمد شریف صاحب ۸/۱۰
صوفی محمد الدین صاحب ۵/-
قریشی مطیع اللہ صاحب ۵/-
رشید احمد صاحب ٹرنک ساز ۲۲/۸
مستری رشید احمد صاحب ۶۴/۱۱
بابو فضل الٰہی صاحب ۷/۴
بیگم عبدالعزیز صاحب ۵/۸
سکینہ اہلیہ کیپٹن مسعود احمد صاحب ۱۰/-
نور الدین صاحب بمعہ اہل و عیال ۵/۸
مختار احمد صاحب ۵/۸
بشیر احمد صاحب و بچگان محمد احمد صاحب قمر ۵/۴
افتخار احمد صاحب }
پسر چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ } ۸/۴
عبدالرحیم صاحب پراچہ ۵/۲
چوہدری شاہ محمد صاحب ۱۰/-
اہلیہ صاحبہ ۸/-
چوہدری محمد حسین اہلیہ و بچگان ۱۷/۴
حمید الدین صاحب صابر ۶/۴
اہلیہ شریف احمد صاحب ۶/-
نظام الدین صاحب ۵/۲
اہلیہ ناصر احمد صاحب پال ۱۴/-
بشیر احمد صاحب ولد غلام محمد صاحب ۵/-
امۃ اللہ بیگم صاحبہ ۲۲/-
سیدہ رفعت جہاں صاحبہ ۶/۸
سید احمد صاحب ضیا ۵/-
صوفی محمد بشیر صاحب ۵/۱۰

سمبڑیال

میزان وعدہ ۱۷۰۳/-
" وصولی ۱۰۴۹/- ۶۷ فیصدی

اسمٰعیل صاحب ۵/۵

ظفروال

میزان وعدہ ۳۵۰/-
" وصولی ۱۹۰/۹ ۵۴ فیصدی

چوہدری ولیداد خان صاحب ۹۲/۱۴
بابو عزیز الدین صاحب ۱۳/۸
چوہدری غلام قادر صاحب ۳۲/۱۲
والدین چوہدری ولیداد خان صاحب ۱۱/۱۲
چوہدری محمد عبداللہ صاحب باجوہ ۱۲/-

بچگان چوہدری محمد عبداللہ صاحب باجوہ ۸/-
امۃ العزیز اہلیہ صاحبہ ۷/۸

کھریانوالہ ٹیکے بیریاں

میزان وعدہ ۱۸۰/-
" وصولی ۱۰۳/- ۵۷ فیصدی

چوہدری محمد حسین صاحب معہ اہلیہ ۴۳/۴
سردار بیگم صاحبہ ۶/۶
انور حسین صاحب ۵/-
جمعدار عبدالحمید صاحب ۱۰/-

چاکے ڈھینڈسہ

میزان وعدہ ۳۲/۱۰
" وصولی ۲۲/۴ ۶۸ فیصدی

عبدالمجید صاحب ۵/-
محمد حنیف صاحب ۵/۴ }
و اہلیہ صاحبہ ۱/۴ } ۶/۸

لیجے ککھا نوالی

میزان وعدہ ۶۴/-
" وصولی ۳۳/- ۵۰ فیصدی

بھاگو بھٹی

میزان وعدہ ۳۶/۱۳
میزان وصولی ۲۰/۷ ۵۵ فیصدی

محمد اشرف صاحب ۵/-

لاہور شہر

اسلامیہ پارک

میزان وعدہ ۱۴۹۶/-
وصولی ۷۹۳/- ۵۳ فیصدی

سعیدہ بیگم صاحبہ ۱۱/-
زبیدہ بیگم صاحبہ ۱۱/-
سید مسعود احمد صاحب بخاری ۶۵/-
مستری عبدالکریم صاحب ۵/۸
محمد امین صاحب ۵/-

گینال پارک

میزان وعدہ ۱۱۰۵/-
" وصولی ۷۵۸/- ۶۸ فیصدی

محمد ذکریا صاحب طالب علم ۳۰/۸

دہلی دروازہ

میزان وعدہ ۲۴۹۶/-
" وصولی ۱۳۱۴/۱۱ ۵۲ فیصدی

ڈاکٹر احمد علی صاحب ۲۷/۴/۳
مولوی شیخ عبدالقادر صاحب ۱۸/۸
جمال الدین صاحب بٹ ۵/-
محمد ثناء اللہ صاحب ۱۷/-
میاں عبدالقیوم صاحب ۱۶۵/-
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ۱۰/-

زہرہ بیگم صاحبہ ۵/-/-
میاں صاحب عطاء الرحمن ۵/-/-

سول لائن

میزان وعدہ ۳۷۸۲/-
" وصولی ۲۲۴۴/- ۵۹ فیصدی

حکیم یوسف علی صاحب ۳۰/-
حافظ محمود الحق صاحب ۲۱/-
حمیدہ بیگم صاحبہ ۱۷/۱۲
ملک مبارک احمد صاحب ۵/-
حافظ عبدالرحمن صاحب ۶/۲
صوفی محمد عثمان صاحب ۸/-
محمد ابراہیم صاحب ۱۰/-
عبدالغنی صاحب ۱۰/-
ثریا بیگم صاحبہ ۱۱/-
مس شمیم شوکت صاحبہ ۳۴/۸
عبدالمنان صاحب ۲۰/۸
نفیسہ حمیدہ صاحبہ ۵/-
ایم۔ اے عامر صاحب ۸/۸

راجہ جنگ

میزان وعدہ ۱۴۸/-
میزان وصولی ۱۰۷/- + ۴۱/- بلا تفصیل)

ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ۵۰/-
بچگان و اہلیہ محمد عبداللہ صاحب ۱۲/-
محمد داؤد صاحب ۱۶/-
ایس ایم بشیر احمد صاحب ۳۲/۹

(باقی)

دعائے مغفرت

میری لڑکی زاہدہ نصرت مورخہ ۲۴ ۵۷ء کو بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگانِ سلسلہ سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

ڈاکٹر حسن محمد شاہ
از جیہ تعلقہ محل جیکب آباد

چندہ جلسہ سالانہ

اس وقت جلسہ سالانہ کے لئے اناج خریدنے کی خاطر روپیہ کی شدید ضرورت ہے۔ اس لئے اخبار الفضل کے ذریعہ اور گشتی چٹھیوں کے ذریعہ جماعتوں کو تحریک کی جا رہی ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کا چندہ انہی مہینوں میں ادا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مد میں وصولی شروع ہو گئی ہے۔ سال رواں کے ابتدا میں اس چندہ کی وصولی پچھلے سال کی وصولی سے کم تھی۔ لیکن اب پچھلے سال سے بڑھ گئی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک لیکن ضرورت کے مقابلہ میں ابھی بہت کم رقم وصول ہوئی ہے۔ اس وقت تک جو رقوم وصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض جماعتوں نے پوری سنجیدگی کے ساتھ اس چندہ کی وصولی کے لئے جد و جہد شروع کر دی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ایسی جماعتوں کے نام جنہوں نے اس تحریک پر لبیک کہنے میں پہل کی ہے۔ نیچے درج ہیں۔ تا احباب انکی دینی اور دنیاوی بہبودی کے لئے خاص طور پر دعا فرما دیں۔ ان جماعتوں سے بھی اور دوسری تمام جماعتوں سے بھی التماس ہے۔ کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔ اور تمام جماعتیں اگست کے اخیر تک اس چندہ کا بجٹ پورا کر دیں۔

ضلع جھنگ:۔ دفاتر تحریک جدید۔ ربوہ

ضلع ملتان:۔ علی پور۔ چک ۵۴۹ E.B.

ضلع لائلپور:۔ چک ۱۲۷ R.B. بہلولپور چک ۱۰۸ تلونڈی جھنگ ۸۸ صبانہ چک ۲۳۰ R.B. چوہلا گام چک ۳۹ ج۔ب لیلاں چک ۲۸۷ ج۔ب پلا سور۔ چک ۳۳ اودھا۔ چک ۱۰۱ R.B. چوہدری والہ چک ۵۱ گ۔ب بنگے۔ چک ۱۰۹ R.B. رروڈہ۔ چک ۲۰ ج۔ب۔ تاندلیانوالہ۔

ضلع لاہور:۔ حلقہ دہلی گیٹ۔ حلقہ کینال پارک۔ قصور۔

ضلع شیخوپورہ:۔ بھراں بجوآنہ۔ بیگم کوٹ

ضلع گوجرانوالہ:۔ پنڈی بھٹیاں۔ قیام پور بقاپور۔ کھیوالی۔ ککا کولو۔ ضلع سیالکوٹ عزیز پور۔ ڈوگری۔ نوشہرہ ملکے زئیاں۔ گھٹیالیاں ہائی سکول۔ ڈنڈ پور کھروٹیاں

ضلع مظفرگڑھ:۔ چک ۹۳ T.D.A

ضلع رحیم یار خان:۔ بستی جھول چک ۲۱۳ P

ضلع بہاولپور:۔ احمد پور شرقیہ

ضلع بہاولنگر:۔ چک ۱۶۶ مراد۔ چک ۱۶۸ مراد چک ۱۲۲ ۶۰R۔ چک ۱۰۳ ج۔ج۔

ضلع گجرات:۔ چک سکندر۔ ملکوال۔ بنگلہ ۱۸۔ کالرہ دیوان سنگھ۔

ضلع شاہ پور:۔ خوشاب۔ روڈہ

ضلع راولپنڈی:۔ گوجرخان۔ برج ورکس

ضلع:۔ مردان۔ ٹوپی۔ ضلع پشاور۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ ضلع خیرپور۔ کرنڈی۔

ضلع نواب شاہ:۔ گوٹھ امام بخش۔ باندھی مورو۔ طالب آباد۔ شریف آباد۔

ضلع میرپور:۔ چک ۲۷۰ الف۔ ڈگری۔ ضلع ٹھٹھہ۔ گھارو۔ آزاد کشمیر۔ کوٹلی۔ بخرمانک بوریو۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے دورہ

عنقریب نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے جماعتوں کا دورہ شروع کیا جائیگا انشاء اللہ۔ جماعتوں کو اطلاع بھجوا دی گئی ہے۔ دورہ میں علاوہ دوسری نظارتوں کے کام کے ذیل کے امور مدنظر ہوں گے۔

(۱) اصلاح و ارشاد کے پیش نظر حالات کیسے ہیں۔ (۲) مقامی جماعت میں سیکرٹری اصلاح و ارشاد مقرر ہے یا نہیں۔ (۳) مقامی مسجد ہے یا نہیں۔ (۴) احباب نماز باجماعت ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ (۵) جماعت میں کوئی اختلاف ہے یا نہیں۔ (۶) خلاف اسلام یا خلاف تعلیم احمدیت اعمال تو نہیں پائے جاتے۔ (۷) مخصوص احمدی مسائل پر جماعت کا عمل ہے یا نہیں۔ (۸) مرکز کے ساتھ احباب کا تعلق کیسا ہے۔ (۹) کیا کوئی ظاہری یا باطنی فتنہ تو نہیں جو مقامی جماعت اور مرکز کے تعلقات پر خراب اثر پیدا کرنے والا ہے۔ (۱۰) الفضل منگاتے ہیں یا نہیں۔ (۱۱) مقامی جماعت میں صحابہ کتنے ہیں۔ (۱۲) درس قرآن شریف یا کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حدیث شریف کا انتظام ہے یا نہیں۔ (۱۳) دوسرے احباب سے تعلقات کیسے ہیں۔ (۱۴) اس کے علاوہ کوئی اہم امور۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

داخلہ بی ایڈ و سی ٹی کلاس سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۲۰؍۸؍۵۷ تک بنام پرنسپل۔ فارم جولائی کے آخری ہفتہ میں واپسی لفافہ بھیج کر طلب ہو۔ اساتذہ کی درخواستیں معرفت ڈویژنل انسپکٹر سکولز جانی چاہئیں۔ درخواست کے ہمراہ درکار۔ (۱) پاسپورٹ سائز نیا فوٹو۔ (۲) مصدقہ نقل سند میٹرک (۳) مصدقہ نقل ڈگری و ڈپلومہ (۴) امتحان بورڈ یا یونیورسٹی میں حاصل کردہ نمبروں کی تصدیق

شرائط:۔ بی ایڈ کلاس کے لئے۔ بی اے یا بی ایس سی یا ایم اے یا ایم ایس سی اور سی ٹی کے لئے ایف اے یا ایف ایس سی۔ عمر بوقت داخلہ کم از کم ۱۹ مطابق سند میٹرک لاہور۔ ملتان۔ بہاولپور۔ سابق راولپنڈی ڈویژن کے لئے پچیس پچیس سیٹس ہیں۔ اور کوئٹہ قلات آزاد کشمیر و اقلیت کے لئے بائیس داخلے کا ٹسٹ نہیں ہو گا۔ البتہ کمیٹی داخلہ کے سامنے ۱۳؍۸؍۵۷ سے انٹرویو شروع ہو گا۔ مندرجہ ذیل خوبیوں کے نمبر پبلک امتحان کے نمبروں میں جمع کر کے انتخاب کا فیصلہ ہو گا۔ (۱) شخصیت (۲) قوت بیان (۳) فوجی خدمات (۴) پسر مدرس (۵) تدریسی تجربہ (۶) مشاغل زائد از نصاب صرف انگریزی سے بی اے پاس کرنے والوں کے لئے جن کے کم از کم ۷۰ نمبر ہوں۔ بی ایڈ کلاس کی ۱۵ سیٹیں ریزرو ہیں۔ ۴۰٪ سیٹوں میں بی ایس سی کو ترجیح ہو گی۔

(ناظر تعلیم ربوہ) (پ۔ٹ ۲۹؍۶؍۵۷)

ماسٹر آف ایجوکیشن ڈگری کورس

ایک سالہ ایم ایڈ (M. E. D) ڈگری کورس سینٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں آئندہ ماہ جاری ہو گا۔ اس میں پڑھانے کا تجربہ رکھنے والے بی ٹی لئے جاویں گے ایم ایڈ کو ملازمت میں آنے پر پانچ پیشگی ترقیاں ملیں گی۔ (سول ۲۰؍۶؍۵۷)

(ناظر تعلیم ربوہ)

حکومت پاکستان سویڈش پاکستانی انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی قائد آباد کالونی لنڈھی

آغاز تعلیم ۲؍۹؍۵۷ سے۔ دو سالہ ڈپلومہ کورسز کارپنٹری و ٹیلرنگ فیس ۴۸ روپے سالانہ۔ زرضمانت ۵۰ روپے **شرائط:۔** میٹرک ڈرائنگ یا مڈل و دو سالہ عملی تجربہ والا۔ عمر ۱؍۹؍۵۷ کو ۱۵ تا ۲۵۔ امتحان داخلہ کے مراکز کراچی۔ لاہور۔ ڈھاکہ۔ مضامین امتحان انگریزی۔ ریاضی و ڈرائنگ۔ پراسپکٹس و فارم درخواست کے لئے رجسٹرار سویڈش پاکستانی انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی۔ جی پی او بکس نمبر ۷۰۸ کراچی کو لکھیں۔ درخواست بمعہ واپسی لفافہ بنام رجسٹرار ۱۵؍۸؍۵۷ تک لازم (پاکستان ٹائمز ۲۳؍۶؍۵۷)

(ناظر تعلیم ربوہ)

پتہ مطلوب ہے!!

خواجہ عبدالرشید صاحب الیکٹریشن جو کہ پہلے لائلپور میں بجلی کا کاروبار کرتے تھے۔ ان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو۔ یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ ان سے بہت ضروری کام ہے۔ (محمد سعید ارشد معرفت قریشی محمد نذیر صاحب پروفیسر احمد نگر۔ ڈاک خانہ خاص۔ ضلع جھنگ)

رپورٹ بھجوانے کی تاریخ میں توسیع

مجالس خدام الاحمدیہ کی خاص توجہ کے لئے

شعبہ اصلاح و ارشاد کی ششماہی رپورٹ حاصل کرنے کے لئے مجالس کو ایک سرکلر کے ہمراہ رپورٹ فارم بھجوائے گئے ہیں۔ جن کے متعلق ہدایت ہے۔ کہ وہ بعد تکمیل وسط جون تک مرکز کو واپس بھجوائے جائیں۔ مجالس کی سہولت کے لئے مرکز کو مطلوبہ رپورٹ بھجوانے کی تاریخ میں ۳۰ر جولائی ۱۹۵۷ء تک توسیع کر دی جاتی ہے۔ جملہ مجالس اس تاریخ تک مکمل ششماہی رپورٹیں بھجوانے کا خاص اہتمام کریں۔

(مہتمم اصلاح و ارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک سوال اور حضور ایدہ اللہ کی طرف سے اس کا جواب

(بقیہ صفحہ اول)

انکار کر دے تو اس کو حق ہوتا ہے کہ وہ ایسے باغیوں سے لڑے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا۔ بلکہ تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ خوارج نے پہلے حملہ کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دفاعی جنگ کی بلکہ بعض تاریخوں سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خوارج کی بغاوت کے اعلان کے بعد کئی دنوں تک خوارج کا انتظار کرتے رہے کہ وہ آکر ان سے معافی مانگ لیں لیکن جب انہوں نے ایسا نہ کیا بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اکا دکا افسروں کو پکڑ کے قتل کرنا شروع کیا تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کا مقابلہ کیا۔ یعنی بادشاہ ہوتے ہوئے بھی خلافت سے بغاوت کرنے والوں کو ڈھیل دی تا لوگوں پر ثابت ہو جائے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محض خلافت روحانیہ سے بغاوت پر خوارج کو سزا نہیں دی تھی بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بادشاہت کی حیثیت سے بغاوت اور آپ کے افسروں کو قتل کرنے کی وجہ سے خوارج کو سزا دی تھی۔ پس اس مضمون سے کسی قسم کی غلط فہمی کا امکان نہیں۔ اس مضمون میں ایک ایسی مثال دی گئی ہے۔ جو خلافت احمدیہ پر چسپاں نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ خالص روحانی ہے اور اسلام سے پہلے خلفاء بشمولیت حضرت علی رضی اللہ عنہ خالص روحانی خلفاء نہیں تھے بلکہ ساتھ ہی بادشاہ بھی تھے۔

یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ آج سے اڑتیس سال پہلے رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ جولائی ۱۹۱۹ء کے صفحہ ۲ پر بھی میری طرف سے یہ تشریح شائع ہو چکی ہے کہ شریعت کی مقرر کردہ سزا دینے کا حق اسلامی سلطنت میں بھی صرف بادشاہ اور اس کے مقرر کردہ حاکم ہی کو ہوتا ہے یہ نہیں کہ جو شخص چاہے اپنے طور پر سزا دیدے۔ اس طرح تو امن قائم نہیں رہ سکتا۔"

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۲/۷/۵۷

پاکستان کو اس سال امریکہ سے دس کروڑ ڈالر کی امداد ملے گی

کراچی ۳ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ نئے تخمینہ کے مطابق پاکستان کو اس سال امریکہ سے ضروری ساز و سامان اور مختلف منصوبوں کی ضروریات کی صورت میں دس کروڑ ڈالر کی امداد ملے گی۔

امریکی اناج ایک الگ معاہدہ کے تحت درآمد کیا جائے گا۔ پاکستان کے وزیر خزانہ سید امجد علی اس معاہدہ کے لئے واشنگٹن میں گفت و شنید کر رہے ہیں۔ خیال ہے کہ پاکستان کو تقریباً ۵۳ کروڑ روپے کا امریکی اناج ملے گا۔ ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ پاکستان کو اپنے ترقیاتی منصوبوں کے لئے امریکہ سے کس قدر امداد ملے گی۔ اس سال کے اوائل میں اندازہ یہ تھا کہ اس مد میں پاکستان کو دو کروڑ ڈالر کی امداد ملے گی۔ لیکن نئے اندازہ کے مطابق اس امداد میں اب اضافہ کا امکان ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کو ملنے والی امداد میں سے چار کروڑ بیس لاکھ ڈالر ایک طویل المیعاد قرضے کی صورت میں دئے جائیں گے۔ قرضہ کے اس معاہدے پر ۲۸ر جون کو حکومت پاکستان اور امریکی بینک کے درمیان دستخط ہو چکے ہیں یہ قرضہ چار فی صد شرح سود پر ملے گا۔

خیال ہے کہ پاکستان کو ملنے والی ضروری اشیاء اور ساز و سامان کی مالیت تین کروڑ نوے لاکھ ڈالر ہو گی۔

پن بجلی کے کارخانے میں گیارہ اشخاص ہلاک

نئی دہلی ۳ر جولائی۔ کل دریائے کاویری پر پن بجلی کے کارخانے میں گیارہ اشخاص ایک حادثہ میں ہلاک اور سولہ مجروح ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کارخانہ میں چند پائپ گر پڑے۔ اور گیارہ اشخاص ان کے نیچے دب گئے۔

ایران میں زلزلہ کی وجہ سے ۲۶۰ آدمی ہلاک

چٹانیں گرنے سے ایک پوری بستی مسمار ہو گئی

تہران ۳ر جولائی۔ منگل کو علی الصبح تہران سے شمال اور شمال مشرق کی جانب دیہی بستیوں اور قصبوں میں شدید زلزلہ آیا۔ جس کی وجہ سے ۲۶۰ آدمی ہلاک ہو گئے۔

ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ ایران کے اس علاقہ میں شاید ہی پہلے اتنا زبردست زلزلہ آیا ہو۔ جو بستیاں سب سے زیادہ متاثر ہوئی ہیں ان میں فیروز قسم، یونویو، دارجبہ، اسول اور رابل شامل ہیں۔ بابل کے قریب چٹانیں گرنے سے ایک گاؤں بالکل مسمار ہو گیا اور قریباً دو سو آدمی نیچے دب کر ہلاک ہو گئے۔ دوسری بستیوں میں مرنے والوں کی تعداد ۶۰ کے قریب ہے۔ ایران کے وزیر اعظم منوچہر اقبال نے اس زلزلہ کو ایک بہت بڑا قومی سانحہ قرار دیا ہے۔ اور ریڈ کراس سے اپیل کی ہے کہ وہ متاثرہ علاقہ میں فوری طور پر طبی امداد کا انتظام کرے۔

تہران میں بھی زلزلہ کا ایک شدید جھٹکا محسوس ہوا۔ لیکن اس کے نتیجے میں کسی قسم کا جانی اور مالی نقصان نہیں ہوا۔

سونے اور ڈالر کے ذخائر میں اضافہ

لنڈن ۲ر جولائی۔ برطانوی وزارت خزانہ نے اعلان کیا ہے کہ جون کے مہینہ میں سٹرلنگ علاقوں کے سونے اور ڈالر کے ذخائر میں تین کروڑ ساٹھ لاکھ ڈالر کا اضافہ ہوا ہے ۳۰ جون کو ان ذخائر کی مجموعی مالیت دو ارب اڑتیس کروڑ دس لاکھ ڈالر تھی۔ لیکن اس عرصہ میں یورپی ملکوں سے ادائیگیوں کے توازن میں برطانیہ کو ایک کروڑ سٹرلنگ کا خسارہ رہا جو خیال ہے کہ جولائی کے اوائل میں بڑی حد تک پورا ہو جائے گا۔

آزاد کشمیر میں ترقیاتی سکیمیں

مظفر آباد ۳ر جولائی۔ آزاد کشمیر کی حکومت نے ترقیات کی ۴۸ سکیموں کی منظوری دی ہے جن پر کل تیس لاکھ ۴۶ ہزار روپے خرچ ہوں گے۔ ان میں آب پاشی کی اٹھارہ سکیمیں ہیں۔ جن پر مصارف کا اندازہ چار لاکھ روپے سے زائد کا ہے۔ ان کے علاوہ مویشیوں کی افزائش نسل کی نو سکیمیں اور صحت اور تعلیم کی بابت سکیمیں منظور کی گئی ہیں۔

درخواست دعا:- میرے ماموں مکرم سید آل احمد صاحب ترکستانی راولپنڈی میں شدید بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ ماہ رخ پروین بنت سید بشیر احمد صاحب (دواخانہ خدمت خلق) ربوہ

ایجنٹ اصحاب الفضل کی خدمت میں ضروری گذارش

بل ہائے ایجنسیاں بابت ماہ جون ۵۷ء آپ کی خدمت میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ براہ کرم ان بلوں کی رقوم ۱۰ر جولائی تک دفتر روزنامہ الفضل ربوہ میں پہنچا کر ممنون فرمائیں (مینیجر الفضل ربوہ)

ولادت

عزیزم چوہدری عبد الرشید صاحب اگزامینر ڈی۔ سی آفس سیالکوٹ کو اللہ تعالےٰ نے ۹ مئی ۵۷ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزیز کا نام عبد العزیز تجویز فرمایا ہے۔ جملہ احباب و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ (اللہ بخش ریٹائرڈ زراعت ماسٹر محلہ دار الصدر غربی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴